رول نمبر:..................

انٹرمیڈیٹ پارٹ فرسٹ

اُردو (انشائی)   گروپ دوسرا

وقت: 02:40 گھنٹے   کل نمبر: 80

(حصہ اوّل)

2۔ (الف) درج ذیل اشعار کی تشریح کیجیے۔ شاعر کا نام اور نظم کا عنوان بھی تحریر کیجیے: 01,01,08

ڈھائی جائے گی بِنا ، یورپ کے استعمار کی   ایشیا آپ اپنے حق کا پاسباں ہو جائے گا
نغمہ آزادی کا گونجے گا حرم اور دَیر میں   وہ جو دارالحرب ہے ، دارالاماں ہو جائے گا

(ب) درج ذیل اشعار کی تشریح کیجیے۔ شاعر کا نام بھی تحریر کیجیے: 01,09

تم ہمارے کسی طرح نہ ہوئے   ورنہ دنیا میں کیا نہیں ہوتا
تم مرے پاس ہوتے ہو گویا   جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا
حالِ دل یار کو لکھوں کیوں کر   ہاتھ دل سے جدا نہیں ہوتا

(حصہ دوئم)

3۔ سیاق وسباق کے حوالے سے کسی ایک جزو کی تشریح کیجیے۔ مصنف کا نام اور سبق کا عنوان بھی تحریر کیجیے: 01,01,03,10

(الف) میرٹھ سے آ کر دیکھا کہ یہاں بڑی شدت ہے اور یہ حالت ہے کہ گوروں کی پاسبانی پر قناعت نہیں ہے۔ لاہوری دروازے کا تھانے دار مونڈھا بچھا کر سڑک پر بیٹھتا ہے جو باہر سے گورے کی آنکھ بچا کر آتا ہے، اس کو پکڑ کر حوالات میں بھیج دیتا ہے۔ حاکم کے ہاں سے پانچ پانچ بید لگتے ہیں یا دو روپے جرمانہ لیا جاتا ہے۔ آٹھ دن قید رہتا ہے۔ اس سے علاوہ سب تھانوں پر حکم ہے کہ دریافت کرو، کون بے ٹکٹ مقیم ہے اور کون ٹکٹ رکھتا ہے۔ تھانوں میں نقشے مرتب ہونے لگے۔

(ب) نظام سقّے کے مسودات سے اس قدر ضرور ثابت ہوا ہے کہ پانی پہنچانے کے لیے نل ضروری ہیں۔ چنانچہ کمیٹی نے کروڑوں روپے خرچ کر کے جابجا نل لگوا دیئے ہیں۔ فی الحال ان میں ہائیڈروجن اور آکسیجن بھری ہے لیکن ماہرین کی رائے ہے کہ ایک نہ ایک دن یہ گیسیں ضرور مل کر پانی بن جائیں گی۔ چنانچہ بعض نلوں میں اب بھی چند قطرے روزانہ ٹپکتے ہیں۔ اہلِ شہر کو ہدایت کی گئی ہے کہ اپنے اپنے گھڑے نلوں کے نیچے رکھ چھوڑیں تاکہ عین وقت پر تاخیر کی وجہ سے کسی کی دل شکنی نہ ہو۔ شہر کے لوگ اس پر بہت خوشیاں منا رہے ہیں۔

4۔ کسی ایک نصابی سبق کا خلاصہ لکھئے اور مصنف کا نام بھی تحریر کیجیے: (i) اپنی مدد آپ (ii) چراغ کی لو 01,09

5۔ حفیظ جالندھری کی نظم "ہلالِ استقلال" کا خلاصہ تحریر کیجیے۔ 05

BLANK

6۔ فیشن پرستی ایک سماجی مسئلہ بن چکا ہے۔ اس موضوع پر ماں اور بیٹی کے درمیان ہونے والی گفتگو کو مکالمے کی صورت میں تحریر کیجیے۔ - یا -

کالج میں منعقدہ مشاعرے کی روداد لکھئے۔ 10

7۔ پرنسپل کے نام کسی تاریخی مقام پر جانے کی اجازت کے لیے درخواست تحریر کیجیے۔ 10

8۔ درج ذیل عبارت کی تلخیص کیجیے اور مناسب عنوان بھی تحریر کیجیے: 02,08

کوئی گروہ یا جماعت، کوئی قوم یا ملک اس وقت تک دنیا میں آبرومندانہ زندگی بسر نہیں کر سکتا جب تک اس کے افراد کے مابین یکجہتی نہ ہو۔ کسی نصب العین کو انسان اس وقت تک حاصل نہیں کر سکتا، جب تک اس کے تمام اعضا متحد ہو کر اس کے کہنے کے مطابق عمل نہ کریں۔ اسی طرح قومی ترقی اور فلاح و بہبود اس وقت تک ایک خیالِ خام سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے، جب تک اس قوم کے تمام افراد کے جسم میں ایک روح نہ دوڑ رہی ہو۔ اقبال نے اسی اجتماعی روح کے تصور کو اپنے ذہن میں رکھ کر متحد ہو کر زندگی بسر کرنے کو کہا ہے۔

2-XI122-68000